Gmail by Google ٢١٣٦

Darul Ifta Darul uloom

4 October 2015 at 11:41

Step 1.mp4

Assalamu Alekum..

Main ne ye video send kar di ha pls ye Mufti Janab Abdul Manan Sahib ko forward kar den k wo is video ko dhek k mujhy guide karen k main ye job start kar sakta hu ya nahi qk aj kal pori Dunya ma log is site pe kaam rahe hain jitne b Muslim Countries hain un e b log is site pe kaam kar rahe hain or in k sath investment kar k pese khama rahe hain.
Mera dil b kehta ha k ma khoob pese khamawu or kuch ache ache kamon ma kharch karu apne maa baap, behin bhaion, sab gharibon or specially Allah ki raah ma kharch karu or mujhy yahi aik achi site meli ha jis se buht zyada khamai kar sakta hu. Is ley ap hazrat se guzarish ha k is video ko achi tarah study karen or mujhy guide karen k ma is pe kaam start karu or in k sath pese invest karu ya nahi..
Umeed ha ap hazrat mujhy acha mashwara den gay.

Wassalam..
Apka duwa goh
Ali Ashar

السلام علیکم!

میں نے یہ ویڈیو بھیج دی ہے، یہ مفتی عبدالمنان صاحب کو دیدیں تاکہ وہ اسے دیکھ کر میری رہنمائی فرمائیں کہ میں یہ ملازمت کر سکتا ہوں یا نہیں؟ کیونکہ آج کل لوگ پوری دنیا میں اس سائٹ پر کام کر رہے ہیں، اور مسلمان ممالک میں بھی لوگ ان کے ساتھ سرمایہ کاری کر کے کام کر رہے ہیں اور پیسے کما رہے ہیں۔ میرا بھی خوب پیسے کمانے اور اچھے کاموں میں خرچ کرنے کو دل چاہتا ہے۔ اس لئے آپ حضرات سے گذارش ہے کہ اس ویڈیو کا اچھی طرح مطالعہ فرمائیں اور میری رہنمائی فرمائیں کہ میں اس پر کام کروں، اور ان کے ساتھ پیسوں کی سرمایہ کاری کروں یا نہیں؟

(جواب منسلک ہے)

والسلام۔
دعاگو۔ علی اشعر

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 95/1707
مورخہ

10/5/2015 9:37 AM

00331

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

سوال کے ساتھ ارسال کردہ ویڈیو(My Advertising Pays: MAPS) کا جائزہ لیا گیا۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ اس کاروبار میں کسی قسم کی حقیقی خرید وفروخت نہیں کرنی پڑتی، بلکہ اس میں شامل ہونے کیلئے کوئی شخص تقریباً پچاس ڈالر(49.99$) کے عوض ایک کریڈٹ پیک "Credit Pack" حاصل کرتا ہے جسکے نتیجہ میں اسے ساڑھے پانچ سو(550) کلک کا حق حاصل ہوتا ہے جسے وہ ساٹھ سے نوے(60-90) دنوں کے دورانیہ میں استعمال کر سکتا ہے۔ یہ مدت گذرنے کے بعد اس کا مذکورہ حق ختم ہو جائیگا، اور اسے کلک کے ذریعہ پیسے بنانے کا اختیار نہیں ہوگا، خواہ اس نے اس وقت تک اپنی ساڑھے پانچ سو(550) کلک مکمل نہ کی ہوں۔ اپنے اس حق کو استعمال کرتے ہوئے وہ روزانہ دس(10) کی تعداد تک اشتہارات(Ads) پر کلک کر سکتا ہے جس سے وہ روزانہ ایک ڈالر(1$) کا مستحق بن جائیگا۔ اس طرح اس شخص کو ساٹھ سے نوے(60-90) دن کے دورانیہ میں اپنی کلک کی تعداد مکمل کرنے کی صورت میں ساٹھ ڈالر(60$) حاصل ہو جائینگے۔

اور ایک وقت میں ایک سے زائد پیک(Ad Packs) بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں جن کی زیادہ سے زیادہ تعداد بارہ سو(1200) ہے، جن میں ہر ایک پیک کے ذریعہ روزانہ کا ایک ڈالر(1$) کمایا جاسکتا ہے، اور کمائی جانے والی رقم جب پچاس ڈالر(50$) ہو جائے تو اس سے مزید ایک پیک حاصل کیا جاسکتا ہے یہاں تک کہ انکی مجموعی تعداد بارہ سو(1200) تک پہنچ جائے۔

نیز اس کاروبار میں اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی شریک کروایا جاسکتا ہے، ایسے لوگوں کو اس ویڈیو میں "Referrals" کا نام دیا گیا ہے۔ اور جتنے لوگوں کو بھی آپ اس کاروبار میں شریک کرینگے انکی لگائی ہوئی مجموعی رقم کا دس فیصد کمیشن(10% Commission) شریک کروانے والے کو بھی ملے گا۔

یہاں یہ بات محلِّ نظر ہے کہ کیا اشتہارات پر کلک کرنا ایسی منفعتِ مقصودہ ہے جو بذاتِ خود عقدِ اجارہ کا محلّ بن سکے؟، لیکن اگر بالفرض اسے منفعتِ مقصودہ تسلیم کر کے عقدِ اجارہ کا محل قرار دیدیا جائے تو مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں اس کاروبار کی فقہی تکییف یہ ہوگی کہ مذکورہ کمپنی کلک کرنے کے عمل کی اجرت ادا کرتی ہے، اور ہر پیک کے عوض اس عمل کی تعداد (یعنی روزانہ دس کلک اور مجموعی طور پر ساڑھے پانچ سو کلک)، اور اس کا وقت (یعنی اس عمل کا ساٹھ سے نوے دن کے دورانیہ میں ہونا) فریقین کے درمیان طے شدہ ہوتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ کاروبار میں کلک کرنے والے کی حیثیت "اَجیر"، اور مذکورہ کمپنی کی حیثیت "مستاجر" کی ہوگی، اور فریقین کے

(جاری ہے۔۔)

درمیان ہونے والا معاملہ فقہی لحاظ سے "عقدِ اجارہ" ہوگا جس میں عمل اور وقت دونوں کو معقود علیہ قرار دیا گیا ہے۔ نیز اس معاملہ میں "اجیر" بننے کیلئے یہ ضروری ہے کہ شریک ہونے والا شخص تقریباً پچاس ڈالرز ($49.99) کی ادائیگی کر کے ایک کریڈٹ پیک (جسکے نتیجہ میں کلک کرنے کا حق ملتا ہے) حاصل کرے۔ اسکے علاوہ دوسرے لوگوں کو شریک کروانے پر انکی لگائی ہوئی مجموعی رقم کا دس فیصد کمیشن کے طور ملتا ہے جسکی حیثیت "اُجرۃ الدلاّل" کی ہوگی۔

اس فقہی تکییف کے مطابق مذکورہ کاروبار کا شرعی حکم یہ ہے کہ اس میں شریک ہونا، یا کسی اور کو شریک کروانا شرعاً جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں مندرجہ ذیل شرعی مفاسد اور خرابیاں پائی جاتی ہیں:

(الف)۔ اس کاروبار کا آغاز کرنے کیلئے تقریباً پچاس ڈالر کے عوض جو کریڈٹ پیک حاصل کیا جاتا ہے، وہ رشوت ہونے کی وجہ سے شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ اسکی مثال اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص ملازمت پر تقرّری کیلئے ایک لاکھ روپے ادائیگی کی شرط لگا کر کسی کو دس ہزار روپے ماہانہ تنخواہ کے عوض ایک سال کیلئے مثلاً استاد کی ملازمت پر رکھے جو اپنے کام یعنی پڑھانے کی تنخواہ وصول کریگا، اور کام نہ کرنے کی صورت میں تنخواہ کا حقدار نہیں ہوگا، لیکن اسے ملازمت کے حصول کیلئے ایک لاکھ روپے بہر صورت ادا کرنے ہونگے، تو ملازمت کے حصول کیلئے ادا کی گئی ایک لاکھ روپے کی رقم رشوت ہوگی جس کا لینا اور دینا شرعاً ناجائز ہے۔

(ب)۔ مذکورہ معاملہ میں دوسری خرابی یہ ہے کہ اس میں کلک کرنے والا ایک ہی شخص کئی بار کلک کرتا ہے، مثلاً ایک کریڈٹ پیک سے ساڑھے پانچ سو (550) تک کلک ہوسکتے ہیں، لیکن اس سے یہ تاثر دیا جاسکتا ہے کہ اس اشتہار کو دیکھنے والے (Viewers) بہت سے ہیں جو اشتہار دینے والوں کی ریٹنگ (Rating) بڑھانے میں معاون ہوسکتا ہے، حالانکہ یہ بات خلافِ حقیقت ہونے کی وجہ سے دھوکہ دہی ہوگی جو کہ جائز نہیں۔

(ج)۔ تیسری خرابی یہ ہے کہ اس عقدِ اجارہ میں عمل اور وقت دونوں کو معقود علیہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس میں کلک کی مجموعی تعداد، اور کلک کرنے کی مدت دونوں کو بیان کیا گیا ہے، اور دونوں میں کسی کی بھی خلاف ورزی کی صورت میں (یعنی کلک نہ کرنے کی صورت میں، اسی طرح ساٹھ سے نوے دن کے دورانیہ میں کلک نہ کرنے کی صورت میں) اجرت کا نہ ملنا طے شدہ ہے۔ اور یہاں حضرات صاحبینؒ کے قول کے مطابق وقت کے بیان کو تعجیل کیلئے قرار دینے کی بھی بظاہر کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ مذکورہ معاملہ میں یہ بات واضح ہے کہ مذکورہ مدت گذرنے کے بعد کلک کے ذریعہ پیسے بنانے کا حق ختم ہوجائیگا، لہٰذا یہاں عمل اور وقت دونوں کو ایک ساتھ معقود

(جاری ہے۔)

علیہ قرار دینے کی خرابی لازم آرہی ہے جس کی وجہ سے یہ عقدِ اجارہ شرعاً فاسد ہے، لہٰذا اس میں شریک ہونا درست نہیں۔

(د)۔ اور چونکہ یہ معاملہ شرعاً ناجائز ہے، لہٰذا اس میں دوسرے لوگوں کو شریک کرواکر اس پر اجرت (کمیشن) لینا بھی جائز نہیں۔

حاصل یہ ہے کہ مذکورہ بالا خرابیوں کی بناء پر یہ معاملہ جائز نہیں ہے، لہٰذا بحالتِ موجودہ اس میں سرمایہ کاری کرنا، یا دوسرے لوگوں کو شریک کروانا درست نہیں ہے، خواہ آپکی نیت اچھے کاموں میں خرچ کرنے کی ہو۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٤/ ١٩٢)

ومنها:أن تكون المنفعة مقصودة يعتاد استيفاؤها بعقد الإجارة،ويجري بها التعامل بين الناس؛ لأنه عقد شرع بخلاف القياس لحاجة الناس ولا حاجة فيما لا تعامل فيه للناس، فلا يجوز استئجار الأشجار لتجفيف الثياب عليها والاستظلال بها؛ لأن هذه منفعة غير مقصودة من الشجر ولو اشترى ثمرة شجرة ثم استأجر الشجرة لتبقية ذلك فيه لم يجز؛ لأنه لا يقصد من الشجر هذا النوع من المنفعة وهو تبقية الثمر عليها فلم تكن منفعة مقصودة عادة وكذا لو استأجر الأرض التي فيها ذلك الشجر يصير مستأجرا باستئجار الأرض، ولا يجوز استئجار الشجر. وقال أبو يوسف: إذا استأجر ثيابا ليبسطها ببيت ليزين بها ولا يجلس عليها فالإجارة فاسدة؛ لأن بسط الثياب من غير استعمال ليس منفعة مقصودة عادة. وقال عمرو عن محمد في رجل استأجر دابة ليجنبها يتزين بها: فلا أجر عليه؛ لأن قود الدابة للتزين ليس بمنفعة مقصودة ولا يجوز استئجار الدراهم والدنانير ليزين الحانوت، ولا استئجار المسك، والعود وغيرهما من المشمومات للشم؛ لأنه ليس بمنفعة مقصودة ألا ترى أنه لا يعتاد استيفاؤها بعقد الإجارة، والله عز وجل الموفق.

الدر المختار (٦/ ٤)

وشرعا: (تمليك نفع) مقصود من العين (بعوض) حتى لو استأجر ثيابا أو أواني ليتجمل بها أو دابة ليجنبها بين يديه أو دارا لا ليسكنها أو عبدا أو دراهم أو غير ذلك لا ليستعمله بل ليظن الناس أنه له فالإجارة فاسدة في الكل، ولا أجر له لأنها منفعة غير مقصودة من العين.

رد المحتار (٦/ ٤)

(قوله مقصود من العين) أي في الشرع ونظر العقلاء، بخلاف ما سيذكره فإنه وإن كان مقصودا للمستأجر لكنه لا نفع فيه وليس من المقاصد الشرعية، وشمل ما يقصد ولو لغيره لما سيأتي عن البحر من جواز استئجار الأرض مقيلا ومراحا، فإن مقصوده الاستئجار للزراعة مثلا، ويذكر ذلك حيلة للزومها إذا لم يمكن زرعها تأمل.

(جاری ہے ۔۔۔)

الدر المختار (٦/ ٥٨)

(أو) استأجر (خبازا ليخبز له كذا) كقفيز دقيق (اليوم بدرهم) فسدت عند الإمام لجمعه بين العمل والوقت ولا ترجيح لأحدهما فيفضي للمنازعة، حتى لو قال في اليوم أو على أن تفرغ منه اليوم جازت إجماعا.

رد المحتار (٦/ ٥٩)

(قوله فيفضي للمنازعة) فيقول المؤجر المعقود عليه: العمل والوقت ذكر للتعجيل ويقول المستأجر: بل هو الوقت والعمل للبيان. وقال الصاحبان: هي صحيحة، ويقع العقد على العمل، وذكر الوقت للتعجيل تصحيحا للعقد عند تعذر الجمع بينهما فترتفع الجهالة. وظاهر كلام الزيلعي ترجيح قولهما وهذا إذا أخر الأجرة، أما إذا وسطها فالمعقود عليه المتقدم لتمام العقد بذكر الأجر ثم المتأخر إن كان وقتا فللتعجيل، وإن كان عملا فلبيان العمل في ذلك الوقت فلا يفسد كما نقله ابن الكمال عن الخانية ومثله في القهستاني عن الكرماني. وزاد عن المنية وإذا قدمها فسد أيضا. ثم اعلم أن هذا الخلاف أيضا فيما إذا كان العمل مبين المقدار معلوما حتى يصلح لكونه معقودا عليه فيزاحم الوقت فيفسد ولذا قال ليخبز له كذا قفيز دقيق، فلو لم يبين صح؛ لأنه لجهالته كأنه لم يذكر إلا الوقت، كما إذا استأجر رجلا يوما ليبني له بالآجر والجص جاز بلا خلاف، فلو بين العمل على وجه يجوز إيراد العقد عليه بأن بين قدر البناء لا يجوز عند الإمام كما ذكره في الأصل، وحينئذ فلا يشكل ما سيأتي في بحث الأجير الخاص لو استأجره شهرا لرعي الغنم بكذا صح مع أن فيه الجمع بين المدة والعمل؛ لأنه لم يبين قدر الغنم المرعي كما نبه عليه العلامة الطوري فاحفظه. (قوله جازت إجماعا) أما في الأول وهو رواية عن الإمام كما ذكره الزيلعي فلأن كلمة في للظرف لا لتقدير المدة فلا تقتضي الاستغراق فكان المعقود عليه العمل وهو معلوم، بخلاف ما إذا حذفت فإنه يقتضي الاستغراق، وقد مر نظيره في الطلاق في قوله: أنت طالق غدا أو في الغد: وأما في الثاني فلأن اليوم لم يذكر مقصودا كالعمل حتى يضاف العقد إليهما بل ذكر لإثبات صفة في العمل والصفة تابعة للموصوف غير مقصودة بالعقد كما في التبيين.........والله سبحانه وتعالى أعلم

طاہر محمود

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۸/صفر ۱۴۳۷ھ

۲۱/نومبر ۲۰۱۵ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۹-۲-۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسیٰ
۸-۲-۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۸/۲/۱۴۳۷

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ
۸/۲/۱۴۳۷

الجواب صحیح
۸-۲-۱۴۳۷

الجواب صحیح
۸/۲/۱۴۳۷ھ